سوال

(404) زنا کی کمائی سے مسجد میں روشنی کے لئے تیل دینا

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ایک بازاری عورت فاحشہ جو زنا کی کمائی سے گذارتی ہے مسجد میں تیل ڈالتی ہے اور اس کو اپنے گناہوں کا کفارہ خیال کرتی ہے کیا یہ عمل اس کے گناہوں کا کفارہ ہو سکتا ہے اور کیا اس صریحا نا پاک کمائی کا تیل دوسرے لوگوں کے مسجد میں ڈالے ہوئے تیل میں شامل ہو کر مسجد میں نماز وتلاوت قرآن شریف کے واسطے شرعًا استعمال ہو سکتا ہے؟ کیا امام مسجد یا کوئی اور حاضر الوقت ایسی صورت میں متولی مسجد کو کیا کرنا لازم ہے قرآن واحادیث سے جواب مطلوب ہے اور اس سوال کے جس قدر پہلو یا حصے ہیں اس میں سے جواب دیتے وقت کوئی بھی نظر انداز نہ کیا جاوے۔

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علىٰ رسول اللہ، أما بعد!

بحکم حدیث (مہوالبغی خبیث) مشکوۃ باب الکسب زانیہ کی کمائی حرام ہے اور بحکم حدیث، (لا تقبل الا الطیب رایضا باب الکسب) حرام کمائی قبول نہیں یعنی اس کا ثواب مطلق کوئی نہیں دونوں حدیثوں کے ملانے سے نتیجہ نکلتا ہے کہ ایسے تیل انفرادًیا دوسرے سے لا کر بھی کسی اس کو مسجد میں جلوانا یا اس سے فائدہ اٹھانا حلال نہیں ہر ایک مسلمان شخص کا فاحشہ عورت کو روکنے کا اسی طرح حق ہے جس طرح کتے اور سور کو مسجد میں آنے سے روکنے کا حق حاصل ہے اگر نہ رکے تو متولی اس کے تیل کو نالی میں پھینک دے جیسے کہ حدیث میں ایک نومسلمان کے حق میں آیا ہے آنحضرت نے فرمایا تھا کہ تیرا ایمان تو قبول کرتا ہوں تیرا مال قبول نہیں کرتا۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ ثنائیہ امرتسری

جلد 2 ص 391